منسلکہ الف

بینک دولت پاکستان - 2022ء کے دوران ضوابطی اور نگرانی کی پیش رفتیں

اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956ء کے تحت طے شدہ مقاصد میں سے ایک کے طور پر بینک دولت پاکستان (اسٹیٹ بینک) کی ذمہ داری ہے کہ پاکستان کے مالی نظام کے استحکام میں کردار ادا کرے۔ بینک دولت پاکستان[220] اہم مالی اداروں اور نظامِ ادائیگی (یعنی بینکوں، ایم ایف بیز، ڈی ایف آئیز، مبادلہ کمپنیوں، نظامِ ادائیگی کے آپریٹرز اور فراہم کنندگان (پی ایس اوز/ پی ایس پیز) اور ای ایم آئیز کے ضابطہ کار کی حیثیت سے ملک کے مالی شعبے کی نگرانی اور ترقی کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے تاکہ استحکام اور نمو کو یقینی بنایا جاسکے۔

2022ء کے دوران عالمی اور ملکی مالی حالات میں ہونے والی پیش رفتوں نے پاکستان سمیت دنیا بھر کے مالی شعبے/ اداروں کے لیے بڑے چیلنجز پیدا کیے۔ جغرافیائی سیاسی تنازعات، ابتر معاشی منظر نامے اور کئی دہائیوں پر محیط مہنگائی کی وجہ سے زیرِ جائزہ سال کے دوران عالمی مالی استحکام کو لاحق خطرات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جغرافیائی اور معاشی غیر یقینی صورتِ حال میں اضافے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے بڑے مرکزی بینکوں کی جانب سے زری سختی نے عالمی مالی حالات کو بھی سخت بنا دیا۔[221] بالخصوص ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) کے لیے صورتِ حال دشوار تھی کیونکہ انہیں بیرونی قرض کی بلند لاگت، قرض کی بلند سطح، مسلسل بلند مہنگائی، کمزور معاشی بنیادوں اور اس سے منسلک خطرے کے عالمی احساسات میں متعلقہ تبدیلی کی وجہ سے کثیر جہتی خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح، ان کمزوریوں کے باعث ضروری ہو جاتا ہے کہ مرکزی بینک ابھرتے ہوئے خطرات کی نگرانی اور جائزہ لینے کے لیے مسلسل کوشش کریں اور مالی شعبے کے استحکام اور اصابت کے لیے موزوں اقدامات کریں۔

اسٹیٹ بینک نے ان پیش رفتوں پر گہری نظر رکھی جن کے مالی استحکام پر مضمرات ہو سکتے ہیں اور 2022ء کے دوران اپنے پالیسی فریم ورک کو مضبوط کیا اور ابھرتے ہوئے نظامی خطرات کو کم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ مالی استحکام کے مقصد میں حصہ ڈالنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات کا ایک مختصر جائزہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

مالی استحکام کے فروغ کے اقدامات —میکرو تناظر

مالی استحکام کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کا مینڈیٹ اور کردار: جنوری 2022ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ایکٹ میں ضروری ترامیم کی گئیں تاکہ مالی استحکام (یعنی مالی نظام کے استحکام میں حصہ لینے)، کلّی محتاطیہ پالیسی اقدامات کی تشکیل اور ان پر عمل درآمد، مشکلات کے شکار بینکوں کے حل، دیگر ضابطہ کاروں کے ساتھ تعاون وغیرہ کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے مینڈیٹ اور کردار کو باضابطہ بنایا جاسکے۔ مزید برآں، ہنگامی لیکویڈیٹی اسسٹنس ٹول (یعنی ایل او ایل آر سہولت) کے دائرہ کار کو بڑھایا گیا تاکہ نظام کے لحاظ سے اہم بینکوں میں سیالیت کے عارضی دباؤ سے نمٹا جاسکے۔ کو پورا کیا جاسکے اور اس طرح بینک کی ناکامی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے کسی بھی مالی بحران کو روکا جاسکے جو اس طرح کے دباؤ سے ابھر سکتا ہے۔

بحران کی تیاری اور انتظامی فریم ورک :
اسٹیٹ بینک میں بینک ریزولوشن اور کرائسز مینجمنٹ فریم ورک کا دنیا بھر میں قائم اچھے طریقوں کے مطابق مکمل جائزہ لیا گیا۔ اس جائزے کی روشنی میں دستیاب ٹولز، ادارہ جاتی انتظامات اور تنظیمی عمل میں ضروری بہتری لائی جارہی ہے۔ عملے کی بحران سے نمٹنے کی صلاحیت کو بڑھانے اور ادارہ جاتی کارروائیوں اور عمل کی اثرانگیزی کو جانچنے کے لیے، ٹورنٹو سینٹر کی تکنیکی مدد سے کرائسس سمولیشن مشق کا انعقاد کیا گیا۔

ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) نے مالی حفاظتی نیٹ کا ایک اہم فریق ہونے کے ناتے اپنی ڈپازٹ کے تحفظ کی صلاحیت کو مضبوط کرنے کے لیے اہم اقدامات کیے۔ اس نے حفاظت اور سیالیت کے اصولوں پر مبنی ایک مضبوط سرمایہ کاری پالیسی کا استعمال کیا ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو منظم انداز میں ادا کرنے کے لیے ضروری طریقہ کار اور انتظامات تیار کیے ہیں۔ اس طرح کے اقدامات کے نتیجے میں ڈپازٹ پروٹیکشن فنڈ میں مستحکم نمو ہوئی جس نے ڈی پی سی کو تحفظ کی رقم کو دوگنا کرکے 5 لاکھ روپے تک کرنے کے قابل بنایا، جس سے امانت گزاروں کو سکون اور یقین دہانی حاصل ہوئی اور مالی استحکام میں اضافہ ہوا۔

نظامی طور پر اہم بینک: عالمی مالی بحران نے نظامی لحاظ سے اہم مالی اداروں کی نگرانی میں اضافے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس کے مطابق، دنیا بھر میں معیارات ترتیب دینے والے

---

[220] اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء

[221] بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔ (2022ء)۔ عالمی مالی استحکام کی رپورٹ۔ واشنگٹن، اکتوبر۔ تفصیلات کے لیے، براہ مہربانی ملاحظہ کریں:
https://www.imf.org/en/Publications/GFSR/Issues/2022/10/11/global-financial-stability-report-october-2022.

اداروں اور نگران سپروائزری فریم ورک کا مسلسل جائزہ لے رہے ہیں اور نظام کے لحاظ سے اہم بینکوں کی لچک کو بڑھانے کے لیے نگراں پالیسیوں کو نئی شکل دے رہے ہیں۔ ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں، خاص طور پر بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی (بی سی بی ایس) کے اظہاریے پر مبنی نقطہ نظر کے مطابق، اسٹیٹ بینک نے اپریل 2018ء میں[222] ملکی نظام کے لحاظ سے اہم بینکوں (ڈی سبز) کی نامزدگی اور نگرانی کے لیے ایک فریم ورک تیار کیا۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران بین الاقوامی اور ملکی محاذوں پر اور بینکوں کی کارکردگی کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک نے زیرِ جائزہ سال کے دوران ڈی سبز کے فریم ورک پر نظرِ ثانی کی اور اضافی درجہ 1 مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی 1) کی شکل میں نامزد ڈی سبز کے لیے نقصان کی بلند جاذبیت (HLA) کیپٹل سرچارج کی ضرورت پر نظرِ ثانی کی تاکہ بین الاقوامی بہترین طریقوں سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔[223]

آئی ایف آر ایس 9 کا ایک countercyclical tool کے طور پر نفاذ: انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز بورڈ (آئی اے ایس بی) نے مالی آلات پر انٹرنیشنل فنانشل رپورٹنگ اسٹینڈرڈ-9 جاری کیا یعنی آئی ایف آر ایس 9 یکم جنوری، 2018ء سے نافذ العمل ہے۔ یہ معیار، مع دیگر امور، متوقع کریڈٹ لاس پروویژننگ کا تصور متعارف کرواتا ہے، جو مالی اداروں (ایف آئیز) کے لیے قرضوں اور سرمایہ کاری سمیت اپنے تمام مالی آلات میں ممکنہ نقصانات کا باقاعدگی سے تخمینہ لگانے اور تموین کے طریقے میں بڑی تبدیلیاں لایا ہے۔ بین الاقوامی بہترین طریقوں کے مطابق اسٹیٹ بینک نے آئی ایف آر ایس 9 کے حوالے سے درخواستوں کو حتمی شکل دی اور ہدایات جاری کیں تاکہ اس معیار پر ہموار اور مستقل عمل درآمد کو یقینی بنایا جاسکے۔ موجودہ حالات کے پیشِ نظر آئی ایف آر ایس 9 کے مؤثر نفاذ کی تاریخ میں توسیع کردی گئی ہے۔ یکم جنوری 2024ء سے تمام بینکوں / ڈی ایف آئیز / ایم ایف بیز کے لیے ضروری ہے کہ آئی ایف آر ایس 9 معیار کو نافذ کریں۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک نے پہلے ہی 09 فروری 2023ء کو سہ ماہی / ششماہی اور سالانہ مالی گوشواروں کے لیے آئی ایف آر ایس 9 کے مطابق فارمیٹ جاری کردیا ہے۔ تاہم، معیار کو جلد اپنانے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔[224, 225]

نگرانی کے بہتر نظام کے تحت اے ایم ایل / سی ایف ٹی نظام اور فیٹف ایکشن پلان کی تکمیل: اے ایم ایل / سی ایف ٹی نظام میں خامیوں کے باعث پاکستان کو 2018ء میں فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (فیٹف) کی جانب سے نگرانی کی توسیع شدہ فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم پاکستان نے ایک جامع ایکشن پلان کے تحت ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ مالی اداروں کی نگرانی اور مالی اداروں میں ہدفی مالی پابندیوں کے نفاذ سے متعلق ایکشن پوائنٹس میں اسٹیٹ بینک سرفہرست رہا۔ اسٹیٹ بینک نے تمام متعلقہ ایکشن پوائنٹس پر ایک جامع رپورٹ تیار کی اور فیٹف کے جوائنٹ گروپ (جے جی) اور اے پی جی حکام کو اس مقصد کے لیے پیش کیا۔ اس کے بعد اسٹیٹ بینک کے حکام نے بھی جے جی حکام کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں میں شرکت کی۔ فیٹف کی ٹیم نے فیٹف کے ایکشن پلان 2018ء اور 2021ء کے تحت پاکستان کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے اگست 2022ء میں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ اسٹیٹ بینک اور دیگر سرکاری اداروں کی مشترکہ کاوشوں کے بعد بالآخر اکتوبر 2022ء میں پاکستان کو ان ممالک کی فہرست سے نکال دیا گیا جن کی نگرانی میں اضافہ کیا گیا تھا۔

ڈجیٹل بینکوں کا تعارف: تکنیکی ترقی مالی شعبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک اس سے بخوبی آگاہ ہے اور مالی ماحولیاتی نظام کو پائیدار انداز میں تبدیل کرنے کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی اختراعات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ہمیشہ ملک کے بینکاری شعبے کے استحکام، تحفظ اور اصابت کو یقینی بناتے ہوئے ڈجیٹل جدت طرازی کو فروغ دینے کے لیے ایک مؤثر ضوابطی منظرنامہ فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ رواں سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے بین الاقوامی بہترین طریقوں کے مطابق پاکستان میں ڈجیٹل بینکوں کے قیام کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک متعارف کرایا۔[226] اس فریم ورک کا بنیادی مقصد ڈجیٹل بینکوں سے مالی شمولیت میں اضافہ، خاص طور پر معاشرے کے پسماندہ اور محروم زمروں کو سستی ڈجیٹل مالی خدمات کی فراہمی اور صارفین کے تجربے کے ایک نئے سیٹ کو فروغ دینا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے اس اقدام نے مختلف ملکی اور بین الاقوامی فریقوں کی دلچسپی حاصل کی۔ اسٹیٹ بینک کو ڈجیٹل بینک قائم کرنے کے لیے بیس درخواستیں موصول ہوئیں جن میں کمرشل بینکوں، ایم ایف بیز، ای ایم آئیز اور فن ٹیک فرموں سمیت متنوع فریق شامل ہیں۔ پہلے قدم کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے ان میں سے پانچ درخواست گزاروں کو فریم ورک کی ضروریات کے مطابق مکمل اور سخت تشخیصی عمل کے بعد کوئی نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) جاری کیا۔ این او سیز کے بعد، درخواست دہندگان کو اپنی فرموں کو پبلک لمیٹڈ کمپنی کے طور پر سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (SECP) کے ساتھ رجسٹر کرنا ہوگا۔ اس کے بعد، وہ آپریشنل تیاری کا مظاہرہ کرنے اور پائلٹ مرحلے کے تحت آپریشن شروع کرنے کے لیے اصولی منظوری کے لیے اسٹیٹ بینک سے رجوع کریں گے۔ اس کے بعد، یہ درخواست دہندگان اسٹیٹ بینک کی حتمی منظوری حاصل کرنے کے بعد تجارتی طور پر اپنا آپریشن شروع کرسکیں گے۔[227]

[222] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04 برائے 2018ء
[223] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 34 برائے 2022ء
[224] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2023ء
[225] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2023ء
[226] بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء
[227] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 13 جنوری 2023ء

ایکویٹی اور سرمایہ منڈی کے انکشاف پر محتاطیہ معیارات کا جائزہ: اسٹیٹ بینک نے زیر جائزہ سال کے دوران حصص اور ٹی ایف سیز/صکوک میں بینکوں کی انکشاف سے متعلق کمرشل/کارپوریٹ بینکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کے حصوں پر نظر ثانی کی۔ بینکوں/ڈی ایف آئیز کی سرمایہ کاری کی حدیں پہلے ان کی بیلنس شیٹ ایکویٹی کے ساتھ منسلک تھیں (جس کا حساب جاریہ مفروضے پر کیا جاتا ہے)؛ اب حدود بازل کیپٹل معیارات کے تحت اداروں کے درجہ 1 سرمائے کے ساتھ منسلک ہیں (جو سرمائے کا حساب لگانے کے لیے زیادہ قدامت پسند نقطہ نظر کا استعمال کرتا ہے)۔ بینک/ڈی ایف آئیز اپنے درجہ 1 سرمائے کا 5 فیصد یا 500 ملین روپے، جو بھی کم ہو، اسٹارٹ اپس میں بھی سرمایہ کاری کرسکتے ہیں۔ آر ای آئی ٹیز کے لیے، ایک بینک/ڈی ایف آئی ان میں اپنے درجہ 1 سرمائے کا 5 فیصد یا انویسٹی کمپنی کے اداشدہ حصص کا 15 فیصد، جو بھی کم ہو، سرمایہ کاری کرسکتا ہے۔[228]

ڈی ایف آئیز کی انتظام سیالیت – او ایم اوز کے لیے اہلیت: اسٹیٹ بینک منی مارکیٹ کو شبینہ ریپوریٹ کو اسٹیٹ بینک کے ہدفی "پالیسی ریٹ" کے قریب رکھنے کے لیے او ایم اوز کا انعقاد کرتا ہے۔ پہلے، تمام جدولی بینکوں اور پرائمری ڈیلرز کو ان او ایم اوز میں شرکت کی اجازت تھی۔[229] زیر جائزہ سال کے دوران، اسٹیٹ بینک نے ڈی ایف آئیز کو او ایم اوز میں شرکت کی اجازت بھی دی تاکہ انھیں ان کی سیالیت کے انتظام میں سہولت فراہم کی جاسکے۔[230]

نظامیاتی خطرے کا سروے: اسٹیٹ بینک مالی استحکام اور اس کے پالیسی فریم ورک کی اثر انگیزی کو درپیش موجودہ اور ممکنہ خطرات کے بارے میں مارکیٹ کے شرکا اور آزاد ماہرین کے خیالات کا اندازہ اور جائزہ لگانے کے لیے ششماہی بنیادوں پر نظامی خطرے کا سروے (ایس آر ایس) کا انعقاد کرتا ہے۔ اس سلسلے میں، سروے کی 9 ویں اور 10 ویں لہر کا انعقاد 2022ء کے دوران کیا گیا تھا، جب کہ 11 واں سروے جنوری 23ء میں کیا گیا تھا (**11 ویں لہر کے نتائج باکس 1، عمومی جائزے کے سیکشن میں دیکھیے**)۔

مالی استحکام سے متعلق اسٹیٹ بینک کے جائزوں کی اشاعت: اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے اپنے جائزے کا بیرونی فریقوں کے ساتھ باقاعدگی سے اشتراک کرتا ہے تاکہ انھیں ابھرتے ہوئے خطرات، نظام کی لچک اور اس کی تازہ ترین مالی استحکام کی کارکردگی سے باخبر رکھا جاسکے۔ اس سلسلے میں، اسٹیٹ بینک نے بینکاری کے اعداد و شمار اور ایف ایس آئیز کا سہ ماہی مجموعہ، 2022ء کی پہلی ششماہی کے لیے بینکاری شعبے کی وسط سالہ کارکردگی کا جائزہ، سالانہ مالی استحکام کا جائزہ 2021ء، اور مالی سال 22ء کے لیے پارلیمنٹ کو گورنر کی رپورٹ شائع کی۔

بین الاقوامی تعاون: معلومات اور تجربات کے تبادلے سے مالی نظاموں کو درپیش چیلنجوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس طرح، اسٹیٹ بینک نے مختلف علاقائی اور بین الاقوامی تحقیقوں میں حصہ لے کر اور مختلف بین الاقوامی سروے پر تاثرات کا تبادلہ کرتے ہوئے معلومات کے تبادلے میں ایک فعال کردار ادا کیا۔ اسٹیٹ بینک نے عملی طور پر ایف ایس بی کے علاقائی مشاورتی گروپ برائے ایشیا (RCG Asia) کے اجلاسوں میں بھی شرکت کی، جہاں ایشیا کو متاثر کرنے والے خطرات اور مالی استحکام کے مسائل کے ساتھ ساتھ دیگر ابھرتے ہوئے مسائل جیسے کہ ماحولیاتی تبدیلی، سائبر سیکیورٹی، اور سرحد پار ادائیگیوں سے پیدا ہونے والے خطرات، وغیرہ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

گورنر اسٹیٹ بینک کو 2022ء کے لیے کونسل آف اسلامک فنانشل سروسز بورڈ (آئی ایف ایس بی)، ملائیشیا کا چیئرمین بھی مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی تقرری کی منظوری آئی ایف ایس بی کونسل نے 9 دسمبر 2021ء کو ابوظہبی، متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں ہونے والے 39 ویں اجلاس میں دی تھی۔ وہ اس سے قبل سال 2021ء کے لیے آئی ایف ایس بی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے سال 2022ء کے لیے آئی ایف ایس بی جنرل اسمبلی کے چیئرمین کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ جنرل اسمبلی آئی ایف ایس بی کے تمام اراکین، یعنی مکمل ارکان، ایسوسی ایٹ ارکان اور مبصر اراکین کی نمائندہ تنظیم ہے۔[231]

مالی استحکام – ایک میکرو تناظر

ضوابطی اداروں کے لیے ضوابطی اور نگرانی کے عمل میں درج ذیل نمایاں اصلاحات کی گئیں:

خطرے پر مبنی نگرانی (آر بی ایس) کا فریم ورک: اسٹیٹ بینک نے مستقبل کے حوالے سے خطرے پر مبنی نگرانی کے فریم ورک کا نفاذ کیا جس کا مقصد منظم اداروں میں خطرات اور مسائل کی جلد شناخت کرنا اور فوری طور پر اصلاحی اقدامات کرنا ہے۔ آر بی ایس فریم ورک کو سپورٹ کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مختلف کاروباری انٹیلی جنس ٹولز بھی تیار کیے، مثلاً، بینک رسک اینالیسس اینڈ مانیٹرنگ (بی آر اے ایم) سسٹم جو اہم مالی اظہاریوں اور مالی اداروں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کو رپورٹ کردہ مالی معلومات کا استعمال کرتے ہوئے منظم اداروں کی نگرانی کے لیے ہے۔ مزید برآں، کریڈٹ رسک

[228] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04 برائے 2022ء
[229] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 12 برائے 2017ء
[230] ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 11 برائے 2022ء
[231] اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 13 جنوری 2023ء

اینالسز اینڈ مانیٹرنگ (سی آر اے ایم) سسٹم قائم کیا گیا ہے تاکہ ایف آئیز کی جانب سے رپورٹ کردہ قرض گیر کی سطح کے اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے منظم اداروں کے کریڈٹ رسک کی نگرانی کی جاسکے۔ ان نظاموں کو بہتر خصوصیات کے ساتھ اپ گریڈ کیا جارہا ہے، اور ڈیٹا پر مبنی نگرانی کے نقطہ نظر کی حوصلہ افزائی کے ضمن میں ان ٹولز کے مؤثر استعمال کے لیے نگران عملے کے لیے استعداد کاری کے سیشن منعقد کیے جارہے ہیں۔ اداروں کو درپیش خطرات کی پروفائلز اور سمت سے آگاہ کرنے کے لیے مائیکرو ماحولیات اور شعبہ وار تجزیے کے جائزے اور جانچ کے لیے خصوص ادارہ جاتی انتظام کیا گیا تھا۔

شریعت کی متابعت کے تجزیاتی مینوئل کا جائزہ: اسٹیٹ بینک کے نگراں نظام کی قلبِ ماہیت اور ضوابطی فریم ورک کے ارتقا کے پس منظر میں اسٹیٹ بینک نے شریعت کی متابعت کے تجزیاتی مینوئل کا جامع جائزہ لیا تاکہ اسے آر بی ایس مینوئل کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے اور مینوئل کے آخری جائزے کے بعد سے متعلقہ ہدایات کو شامل کیا جاسکے اور نگرانوں کے لیے شرعی قواعد وضوابط کے وسیع دائرہ کار کی وضاحت کی جاسکے۔

ضوابطی منظوری کا نظام: اسٹیٹ بینک نے تنظیمی کارکردگی اور اثر انگیزی کو مضبوط بنانے کے لیے 2020ء میں ضوابطی منظوری کا نظام (آر اے ایس) تیار اور نافذ کیا۔[232] آر اے ایس منظم اداروں کو اپنی درخواستوں اور تجاویز کو جمع کرنے اور بعد میں ڈیجیٹل اور محفوظ انداز میں ضوابطی فیصلے حاصل کرنے کے لیے ایک محفوظ آن لائن پورٹل فراہم کرتا ہے۔ آر اے ایس کو ابتدائی طور پر بینکاری پالیسی اینڈ ریگولیشنز ڈپارٹمنٹ (بی پی آر ڈی) اور ایکسچینج پالیسی ڈپارٹمنٹ (ای پی ڈی) کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ اسی طرح آر اے ایس فار پیمنٹ سسٹمز پالیسی اینڈ اوورسائٹ ڈپارٹمنٹ (پی ایس پی اینڈ او ڈی) کو مکمل کیا گیا اور زیر جائزہ سال میں صنعت بھر میں اس کا اجرا کیا گیا۔[233]

آپریشنل استعداد کار بڑھانے اور کاروبار کرنے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے ڈیجیٹل چینلز کے استعمال کو فروغ دینے کی ایک اور کوشش کے طور پر اسٹیٹ بینک نے دورانِ سال ایس بی پی بی ایس سی کراچی میں برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس)/اسلامی برآمدی نومالکاری اسکیم (آئی ای آر ایس) کے افعال کو ڈیجیٹائز اور سینٹرلائز کیا۔ بینکوں کی مشاورت سے اسٹیٹ بینک کے آن لائن آر اے ایس پورٹل پر ایک نیا آپریشنل میکانزم تیار کیا گیا ہے جو ایس بی پی بی ایس سی اور بینکوں کے درمیان ای ایف ایس سے متعلق معلومات کی ترسیل کے لیے آن لائن پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا۔ بینکوں کو یہ بھی مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ای ایف ایس / آئی ای آر ایس معاملات کی پروسیسنگ کے لیے اپنے داخلی کنٹرول کو مضبوط بنائیں تاکہ آپریشنل، ساکھ، قانونی یا کسی بھی دوسرے خطرے سے بچا جاسکے۔[234]

دھوکہ دہی اور سائبر سیکیورٹی کے خطرات کی نگرانی اور تشخیص: اسٹیٹ بینک ڈیجیٹل بینکاری فراڈ کی نگرانی کرتا ہے اور بلند خطرے کے حامل اداروں کا جائزہ لیتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل بینکاری فراڈ اور دھوکے بازی سے متعلق اعداد و شمار جمع کرنے کے لیے ایک نیا فارمیٹ متعارف کرایا ہے تاکہ مختلف مالی مصنوعات اور خدمات میں دھوکہ بازوں کی جانب سے استعمال کیے جانے والے ڈیجیٹل چینلز کو سمجھا جاسکے۔[235] اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے مختلف بینکوں اور ایم ایف بیز کے ساتھ رابطے میں رہتا ہے تاکہ ڈیجیٹل بینکاری فراڈ کی تعداد کو کم کرنے کے لیے مخصوص اقدامات کیے جاسکیں۔

اسٹیٹ بینک صنعت میں سائبر سیکیورٹی کے خطرے کی نگرانی کے لیے آف سائٹ اور آن سائٹ سائبر سیکیورٹی جائزے بھی کرتا ہے۔ سائبر حملوں کے خلاف بیس لائن فورٹیفکیشن فراہم کرنے میں سائبر ہائی جین کنٹرول اور طریقے ضروری ہیں۔ اس کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے صنعت میں سائبر ہائی جین کے طریقوں کا جائزہ لینا شروع کیا۔ مزید برآں، آئی ٹی چینج مینجمنٹ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے کچھ مالی اداروں کے ساتھ مل کر خامیوں کو دور کرنے کے لیے رابطہ کیا، جہاں ضرورت ہو، متعلقہ کنٹرولز اور طریقوں کو بہتر بنایا جاسکے۔

مالی منڈیوں اور پلیٹ فارمز کی نگرانی: اسٹیٹ بینک مالی منڈیوں کے ہموار طور پر کام کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کام کرتا ہے۔ رواں سال کے دوران شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ دیکھنے کے بعد اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ کے نظم وضبط کو یقینی بنانے، کرنسی مارکیٹ میں قیاس آرائیوں کی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی اور جرائم پیشہ کمپنیوں کے خلاف کارروائی کے لیے مبادلہ کمپنیوں کے آپریشنز کی نگرانی میں اضافہ کیا۔

اسٹیٹ بینک نے غیر قانونی آف شور فارن ایکسچینج ٹریڈنگ ویب سائٹس، موبائل ایپلی کیشنز اور پلیٹ فارمز کے خلاف ایک ایڈوائزری جاری کی جس میں مجاز ڈیلرز (بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں) کو مشورہ دیا گیا کہ وہ ایسے تمام فاریکس ٹریڈنگ پلیٹ فارمز کو ادائیگیاں روکنے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔[236] اسٹیٹ بینک نے سرحد پار ڈپازٹ اور عوام کی جانب سے زرمبادلہ کے اخراج کے طریقہ کار کا جائزہ لینے کے لیے بین الاقوامی

---

[232] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2020ء
[233] پی ایس پی او ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء
[234] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء
[235] بی سی اینڈ سی پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03 برائے 2022ء
[236] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2022ء

الیکٹرانک ٹریڈنگ پلیٹ فارمز جیسے او کٹا ایف ایکس، ایکس نیس، ایکس ایم، ایزی فاریکس وغیرہ کا جائزہ لیا۔ یہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم سوشل میڈیا اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو اپنی مصنوعات یا خدمات جیسے فارن ایکسچینج ٹریڈنگ، مارجن ٹریڈنگ، کانٹریکٹ آف ڈفرنسز وغیرہ خریدنے یا سرمایہ کاری کرنے کی طرف راغب کرتے ہیں۔

ڈیجیٹل فنانس کو فروغ دینے اور ادائیگی کے نظام کو توسیع دینے کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل مالی خدمات اور مالی شمولیت کو فروغ دینے کے مقصد سے پاکستان کے عوام کو فوری، قابل اعتماد اور مفت پرسن ٹو پرسن ادائیگی کی خدمات فراہم کرنے کے لیے پاکستان کا فوری ادائیگی کا نظام "راست" متعارف کرایا تھا۔ سسٹم کا پہلا مرحلہ، "راست – تھوک ادائیگیاں" جنوری 2021ء میں شروع کیا گیا تھا اور تب سے جاری ہے۔ راست کا دوسرا مرحلہ، جو فوری طور پر پرسن ٹو پرسن (پی 2 پی) فنڈز کی منتقلی اور تصفیے کو ممکن بناتا ہے، زیر جائزہ سال کے دوران شروع کیا گیا تھا۔[237] راست پی 2 پی افراد کو ملک بھر میں اپنے اہل خانہ یا دوستوں سمیت دیگر افراد کو فوری اور محفوظ طریقے سے ادائیگیاں منتقل کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

موبائل ایپ سیکیورٹی کے رہنما خطوط: موبائل ادائیگی ایپلی کیشنز (موبائل ایپس) صارفین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لیے ایک متبادل ادائیگی چینل بن گئی ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے منظم ادارے موبائل ایپلی کیشنز کے ذریعے جدید مصنوعات اور خدمات پیش کرتے رہے ہیں۔ نتیجتاً جعلسازوں کے لیے موبائل ایپس میں موجود کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے اور صارفین کو دھوکہ دینے کے مواقع بھی کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ بین الاقوامی معیارات اور بہترین طریقوں کے مطابق اسٹیٹ بینک نے جامع موبائل ایپ سیکیورٹی رہنما خطوط تیار اور جاری کیں جو ایپ مالکان کے لیے بنیادی سیکیورٹی ضروریات فراہم کرتی ہیں تاکہ موبائل یا دیگر سمارٹ ڈیوائسز کے لیے ادائیگی کی ایپلی کیشنز تیار کرتے وقت صارفین کے ڈیٹا کی رازداری اور سالمیت اور محفوظ انداز میں ایپ سروسز کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔[238]

پاکستان میں کیو آر کوڈ پر مبنی ادائیگیوں کی معیار بندی: خردہ ادائیگیوں کی ڈیجیٹلائزیشن کو تیز کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مارچ 2022ء میں پاکستان کے مقامی معیارات برائے کوئیک رسپانس (کیو آر) کوڈ پر مبنی ادائیگیاں جاری کیں۔ کیو آر معیارات کو پرسن ٹو پرسن اور مرچنٹ بیسڈ ادائیگیوں دونوں کے لیے الگ الگ جاری کیا گیا ہے جو راست کی تکمیل بھی کریں گے۔ ایک ہی ملک گیر کیو آر کوڈ اسٹینڈرڈ کے اجرا کے ساتھ، پاکستان ان ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے جنہوں نے بالخصوص خردہ سطح پر ادائیگی کی خدمات کی کم لاگت ڈیجیٹلائزیشن کو فروغ دینے کے لیے اسی طرح کے اقدامات کیے ہیں۔ معیارات بندی کا مقصد مختلف کیو آر جاری کرنے والے اداروں کے درمیان مکمل انٹر آپریبلٹی کو یقینی بنانا اور ایک ہی کیو آر فراہم کرنا تھا جس پر متعدد ادائیگی اسکیموں اور پروسیسرز کی معلومات شامل کی جاسکتی ہیں، جس سے صارفین دستیاب اسکیموں کی ایک رینج میں سے انتخاب کرسکتے ہیں۔ اس اقدام سے صارفین کو لوگوں اور تاجروں کو ڈیجیٹل طریقے سے ادائیگی کرنے میں سہولت ملے گی اور ساتھ ہی تاجروں کو ڈیجیٹل طریقے سے اور کم سے کم ذیلی لاگت کے ساتھ ادائیگیاں قبول کرنے میں مدد ملے گی۔[239]

آر ڈی اے صارفین کے لیے موبائل ایپلی کیشنز پر خدمات کے کم از کم سیٹ کو فعال کرنے کے لیے سروس اسٹینڈرڈز: اسٹیٹ بینک نے 2020ء میں روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) اسکیم کا آغاز کیا تھا، جس کا مقصد غیر مقیم پاکستانیوں (این آر پیز) کو طویل دستاویزات کے بغیر اور اپنے گھروں میں آرام سے اکاؤنٹ کھولنے اور چلانے کے قابل بنانا تھا۔ آر ڈی اے کا اقدام اسٹیٹ بینک کی جانب سے مقیم پاکستانیوں کی ڈیجیٹل آن بورڈنگ کے لیے ایک میکانزم فراہم کرنے کا ایک اہم سنگ میل رہا ہے جسے بعد میں 2021ء میں لانچ کیا گیا۔ عالمی سطح پر موجودہ اور ممکنہ آر ڈی اے صارفین کے لیے صارفی تجربے کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اگست 2022ء میں آر ڈی اے بینکوں کو ہدایات جاری کی تھیں کہ وہ مکمل طور پر فعال بینکوں کی موبائل ایپلی کیشن کے ذریعے کلائنٹ آن بورڈنگ پلیٹ فارم، لین دین پر سہولت، سرمایہ کاری کی خدمات اور فنانسنگ پروڈکٹس سمیت کم از کم خدمات کو فعال بنائیں، جو آر ڈی اے صارفین کے لیے ون اسٹاپ سولیوشن بن جائے۔[240]

زرِ مبادلہ پالیسی اور آپریشنز:

بیرونی کھاتوں کا استحکام ملک کے مالی اور معاشی استحکام کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اسٹیٹ بینک نے رواں سال ترسیلات زر کی حوصلہ افزائی اور زرمبادلہ کے نایاب وسائل کے بہتر انتظام کے ذریعے ادائیگیوں کے توازن کو سہارا دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

ترسیلات زر کی حوصلہ افزائی: اسٹیٹ بینک نے حکومت پاکستان کے اشتراک سے باضابطہ چینلز کے ذریعے ملکی ترسیلات زر کے بہاؤ کو آسان بنانے کے لیے مختلف پالیسی اقدامات متعارف کرائے ہیں۔ مبادلہ کمپنیوں (ای سیز) کو ملکی ترسیلات زر کو جمع کرنے کی مزید حوصلہ افزائی کے لیے، حکومت نے بین البینک میں جمع ہونے والی ملکی ترسیلات زر کے

[237] ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء

[238] پی ایس پی اوڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء

[239] ڈی ایس اینڈ ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01 برائے 2022ء

[240] ڈی ایس اینڈ ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03 برائے 2022ء

لیے ایک روپے کا ترغیبی پروگرام شروع کیا، بشرطیکہ ای سیز اندرون ملک ترسیلات زر کے طور پر حاصل ہونے والے غیر ملکی زرمبادلہ کا 100 فیصد واپس کر دیں۔[241]

پاکستان میں مقیم تارکین وطن کے اہل خانہ کو رقوم کی تقسیم میں سہولت فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ای سیز کو اجازت دی ہے کہ وہ مجاز ڈیلرز (اے ڈیز) کے ساتھ معاہدے کر سکیں تاکہ وہ اپنے بین الاقوامی معاہدوں کے ذریعے استفادہ کنندگان کو پاکستانی روپے میں ملکی ترسیلات زر کی تقسیم کے لیے اپنے ذیلی ایجنٹ کے طور پر کام کر سکیں۔[242] مزید برآں اسٹیٹ بینک نے اے ڈیز کو ہدایت کی ہے کہ وہ بیرون ملک سے اے ڈیز کے ذریعے ترسیلات زر کی وصولی کی وجہ سے حاصل ہونے والے سرٹیفکیٹس (پی آر سیز) کے اجرا اور تصدیق کے عمل کو ڈیجیٹائز کریں۔[243]

زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام: ادائیگیوں کے توازن کی فوری معاونت کے لیے اسٹیٹ بینک نے بعض اشیا کی درآمد کے لیے لین دین شروع کرنے سے قبل اسٹیٹ بینک کی پیشگی اجازت کو عارضی طور پر لازمی قرار دیا۔[244]، [245] بعد میں ان ہدایات کو واپس لے لیا گیا۔ تاہم اے ڈیز کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ لازمی اشیا درآمدات، توانائی کی درآمدات، برآمدی صنعت کی درآمدات، زرعی خام مال کے لیے درآمدات، موخر ادائیگی / خود خریدی گئی درآمدات اور تکمیل کے قریب برآمدی منصوبوں کے لیے درآمدات کو ترجیح دیں۔[246]

فارن ایکسچینج پالیسیاں: ای سیز کے لیے ضوابطی نظام کو مزید مضبوط بنانے اور صارفین کو ای سیز سے غیر ملکی زرمبادلہ کی خریداری کے لیے بینکاری چینلز استعمال کرنے کی ترغیب دینے کی کوشش میں اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران ای سیز کے کاروبار کے دائرہ کار کا تعین کرتے ہوئے موجودہ ضوابط میں ترمیم کی۔[247]

غیر ملکی زرمبادلہ کے لین دین میں دستاویزات اور شفافیت کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ہدایت کی ہے کہ ای سیز، ای سیز بی کیٹیگری اور ای سیز کی فرنچائزوں کے درمیان کرنسی کت تبادلے کے لین دین ان کے بینک اکاؤنٹس کے ذریعے کیے جائیں۔[248] اسٹیٹ بینک نے نگرانی کو بہتر بنانے کے لیے ای سیز اور ای سیز بی کیٹیگری کے لین دین کی ڈیٹا رپورٹنگ کی فریکوئنسی میں بھی اضافہ کیا۔[249]

بین الاقوامی بروکر ڈیلرز (آئی بی ڈی) کے ذریعے ملک میں غیر ملکی جزدانی سرمایہ کاری کو آسان بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مقامی بروکر ڈیلرز (ایل بی ڈیز) کی جانب سے ایسے آئی بی ڈیز کو کمیشن کا حصہ بھیجنے کے لیے مجاز ڈیلرز کو عام اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔[250]

ماحولیاتی / آب و ہوا کی تبدیلی اور سماجی خطرات

اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور ڈی ایف آئیز کے کاروباروں اور آپریشنز سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی خطرات سے تحفظ کے لیے اکتوبر 2017ء میں گرین بینکاری رہنما خطوط (جی بی جی) جاری کیں۔ یہ رہنما خطوط خطرے کے انتظام، کاروبار میں سہولت کی فراہمی، اور اپنے اثرات میں کمی کے شعبوں سے متعلق ہیں۔ ان کو بینکوں اور ڈی ایف آئیز کے مالکاری جزدان کی ماحولیاتی کمزوری کے مناسب انتظام کے ذریعے ممکنہ نقصانات کو کم کرنے کے مقصد سے متعارف کرایا گیا تھا۔ اس سے بینکوں اور ڈی ایف آئیز کے منافع میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے جس سے ماحول دوست، وسائل سے بھرپور اور سماجی طور پر ذمہ دار کاروباری اداروں کے نسبتاً غیر استعمال شدہ زمروں میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہو سکتا ہے۔[251] زیرِ جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے ماحولیاتی اور سماجی رسک مینجمنٹ (ای ایس آر ایم) کے نفاذ کا مینوئل جاری کیا۔ مینوئل گرین بینکاری رہنما خطوط کے رسک مینجمنٹ سیکشن کے نفاذ کو مضبوط اور تیز کرنے کے لیے ٹولز اور طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ مینوئل کی اہم خصوصیات میں سماجی اور آب و ہوا کے خطرات پر زیادہ توجہ دینا، جو پاکستان سے متعلق اور اہم ہوتے جا رہے ہیں، بینکوں اور ڈی ایف آئیز کی منظم رہنمائی کے لیے ایک جامع ماحولیاتی اور سماجی انتظام کا نظام (ای ایس ایم ایس)، ایک مضبوط اور مقداری رسک ریٹنگ سسٹم، ایک ای اینڈ ایس ڈیو ڈیلیجنس چیک لسٹ، نگرانی چیک لسٹ، اور بینکوں / ڈی ایف آئیز کی رہنما خطوط پر عمل درآمد پر پیش رفت (بشمول ESRM سرگرمیاں) کی اسٹیٹ بینک کو رپورٹنگ کے لیے گرین بینکنگ مانیٹرنگ اینڈ ایویلیویشن رپورٹنگ ٹیمپلیٹ شامل ہیں۔ بینکوں اور ڈی ایف آئیز سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مینوئل کے اجرا کے تین سال کے اندر ای ایس آر ایم کو مکمل طور پر نافذ کریں گے۔[252]

اسلامی بینکاری

اسلامی بینکاری کی صنعت میں شریعت کی تعمیل کے فریم ورک کو مزید مضبوط بنانے اور شرعی طریقوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے مقصد سے اسٹیٹ بینک نے 'اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشل انسٹی ٹیوشنز (اے اے او آئی ایف آئی)' شریعہ

[241] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2022ء
[242] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 12 برائے 2022ء
[243] ایف ای سرکلر نمبر 05 برائے 2022ء
[244] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 09 برائے 2022ء
[245] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 11 برائے 2022ء
[246] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 20 برائے 2022ء
[247] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 15 برائے 2022ء
[248] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 17 برائے 2022ء
[249] ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 19 برائے 2022ء
[250] ایف ای سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء
[251] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 08 برائے 2017ء
[252] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 12 برائے 2022ء

اسٹینڈرڈز کو اپنایا۔ اے اے او آئی ایف آئی کے شرعی معیارات نمبر 10 (سلام اور متوازی سلام)، نمبر 11 (استثنا اور متوازی استثنا)، نمبر 25 (معاہدوں کا مجموعہ) اور نمبر 50 (آبپاشی شراکت داری (مسقات) کو زیر جائزہ سال کے دوران کچھ وضاحتوں اور ترامیم کے ساتھ اپنایا گیا تھا۔ یہ معیارات اسٹیٹ بینک کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کیے جانے والے موجودہ قواعد وضوابط، ہدایات اور حکم ناموں کے علاوہ اپنائے گئے تھے۔[253]

وفاقی شرعی عدالت (ایف ایس سی) نے 2027ء کے آخر تک اسلامی بینکاری اور معیشت کی اسلامائزیشن کے مکمل نفاذ کا حکم دیا۔ اسٹیٹ بینک ملک میں اسلامی بینکاری نظام کی تیاری کے لیے پرعزم ہے۔ بینکاری نظام کی شریعت کے مطابق منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے گذشتہ برسوں کے دوران متعدد اقدامات کیے ہیں جو باکس 3.2 میں دیے گئے ہیں۔

ترقیاتی مالیات اور مالی شمولیت

اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956ء کے تحت اسٹیٹ بینک کا مقصد حکومت کی عمومی معاشی پالیسیوں کی حمایت اور پاکستان کے پیداواری وسائل کی ترقی اور ان کے بھرپور استعمال میں کردار ادا کرنا ہے۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک پاکستان کی معیشت میں پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے مختلف اقدامات کرتا ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بنیادی طور پر زرعی شعبے، مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں اور مالی خدمات تک رسائی میں اضافہ کرنا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے فروری 2022ء میں زرعی مالکاری کے لیے کریڈٹ کی علامتی حدود اور اہل اشیا کے نام سے رپورٹ شائع کی اور زرعی مالکاری کے لیے قرض کی علامتی حد پر نظر ثانی کی تاکہ اسے زرعی شعبے کی خام مال کی ضروریات سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ رپورٹ صوبائی پلاننگ محکموں کو زرعی اور غیر زرعی شعبوں کے لیے متعلقہ صوبوں اور خطوں کی مجموعی مالی اور کریڈٹ ضروریات کا تخمینہ لگانے میں بھی سہولت فراہم کرے گی۔[254]

اگست 2022ء میں اسٹیٹ بینک نے پیداواری لاگت یعنی بیج، کھاد، ایندھن، لیبر وغیرہ میں اضافے کو مدنظر رکھتے ہوئے زرعی مالکاری کے لیے فی ایکڑ قرض کی علامتی حد پر بھی نظر ثانی کی۔ علامتی حد میں اضافے کا مقصد کاشت کاروں کو بینکوں سے زیادہ قرض حاصل کرنے اور خام مال کے مناسب استعمال کے ذریعے زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کے قابل بنانا تھا۔[255]

اسٹیٹ بینک نے زراعت کے لیے صاف مالکاری کی زیادہ سے زیادہ حد اور مالی گوشواروں کے تقاضے کے لیے انکشاف کی حد بڑھانے کے لیے زرعی مالکاری کے لیے محتاطیہ قواعد و ضوابط میں ترمیم کی۔ ان ترامیم کا مقصد بینکوں اور ڈی ایف آئیز کو زرعی اور غیر زرعی شعبوں میں قرضوں کے بہاؤ کو بڑھانے کے قابل بنانا تھا۔[256]

بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کاشت کاروں کی بحالی میں مدد کے لیے اسٹیٹ بینک نے حکومت پاکستان کو تین اسکیمیں متعارف کرانے میں سہولت فراہم کی جن میں گزر اوقاتی کسانوں کے لیے مارک اپ پر چھوٹ اسکیم، زراعت / لائیو اسٹاک کے شعبوں کی بحالی کے لیے مارک اپ سبسڈی اسکیم اور بے زمین کسانوں کے لیے بلا سود قرضے اور رسک شیئرنگ اسکیم شامل ہیں۔[257]

اسٹیٹ بینک نے حکومت کی جانب سے اسٹیٹ بینک میں موجودہ لائن آف کریڈٹ (ایل او سی) کی موجودہ سہولت کے لیے اضافی فنڈز مختص کیے ہیں۔ مذکورہ رقم پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) میں مختص ہونے کے بعد سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اس سہولت کا بنیادی مقصد مارکیٹ میکانزم کے ذریعے خرد مالکاری اداروں کے سیالیت کے دباؤ کو کم کرکے متاثرہ علاقوں میں معاش اور معاشی سرگرمیوں کو بحال کرنا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے زیر جائزہ سال کے دوران زرعی میکانائزیشن کے لیے مارک اپ سبسڈی اور رسک شیئرنگ اسکیم کے نفاذ میں بھی حکومت کی مدد کی۔ یہ اسکیم ملک میں زرعی پیداوار اور فوڈ سیکورٹی کو بڑھانے کے لیے متعارف کرائی گئی تھی۔[258]

اسٹیٹ بینک نے وزیر اعظم یوتھ آفس کے تعاون سے دسمبر 2022ء میں وزیر اعظم یوتھ بزنس اینڈ ایگریکلچر لون سکیم (پی ایم وائی بی اینڈ اے ایل ایس) کا آغاز کیا تھا تاکہ کاروباری اور زرعی قرضے فراہم کیے جاسکیں۔ حکومت بینکوں کے قرضوں کی تقسیم کے جزدان پر 50 فیصد تک رسک کوریج بھی فراہم کر رہی ہے۔ تاجروں اور کاشت کاروں کو ضمانت کا انتظام کرنے میں مشکلات کا احساس کرتے ہوئے 1.5 ملین روپے تک کے قرضوں کے لیے ضمانت کی ضرورت کو ختم کر دیا گیا۔ اس اسکیم میں کاروباری خواتین پر زیادہ توجہ دی گئی کیونکہ 25 فیصد قرضے نوجوان کاروباری خواتین کے لیے مختص کیے گئے تھے۔[259]

[253] آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء
[254] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2022ء
[255] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01 برائے 2022ء
[256] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 02 برائے 2022ء
[257] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2022ء
[258] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2022ء
[259] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 12 برائے 2022ء

پاکستان میں ایس ایم ایز کی مالی شمولیت کے عمل کو تیز کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے قومی ایس ایم ای پالیسی 2021ء کی تشکیل میں حکومت پاکستان کو مکمل تعاون فراہم کیا جس کا نوٹیفکیشن فروری 2022ء میں جاری کیا گیا تھا۔ قومی ایس ایم ای پالیسی 2021ء میں مقرر کردہ اہداف کے مطابق اسٹیٹ بینک نے تمام بینکوں اور ڈی ایف آئیز کو آئندہ چار سال یعنی مالی سال 2022ء سے 2025ء تک ایس ایم ای فنانسنگ کے اہداف تفویض کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک بینکوں اور ڈی ایف آئیز کی کارکردگی کا بغور جائزہ لے رہا ہے۔[260]

اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای پالیسی 2021ء میں متعین کردہ ایک مربوط یکساں قومی ایس ایم ای تعریف بھی اپنائی، جو سالانہ سیلز ٹرن اوور کے واحد معیار پر مبنی ہے۔[261] یکساں ایس ایم ای تعریف ایس ایم ایز کو دستیاب سرکاری پروگراموں اور مالی مراعات سے فائدہ اٹھانے میں مدد کرے گی۔ اس سے قومی ترقی کے تناظر کی روشنی میں ایس ایم ایز کی سرگرمیوں اور کارکردگی کی بنیاد پر ان کی مخصوص زمروں میں خدمت کے لیے ہدفی پروگراموں کو وضع کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

ایس ایم ای سیکٹر کے لیے قرضے تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کے لیے چیلنج فنڈ (سی ایف ایس) کا آغاز کیا تاکہ ملک میں ایس ایم ای بینکاری کے لیے جدید سولیوشنز کی مدد کی جاسکے۔ گرانٹ کی شکل میں اس فنڈ کا مقصد بینکوں کو ایس ایم ای سیکٹر کی بینکاری کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جدید تکنیکی حل تیار کرنے میں سہولت فراہم کرنا تھا۔ یہ اقدام بینکوں کو ایس ایم ای سیکٹر کے ذریعے ڈجیٹل مالیاتی خدمات تک رسائی اور استعمال میں اضافہ کرنے کے قابل بنائے گا۔[262]

اسٹیٹ بینک نے 2014ء اور 2020ء میں چھوٹے کاروباری اداروں اور مکاناتی قرض کے قرض گیروں کی مالی ضروریات کو مناسب طریقے سے پورا کرنے کے لیے تمام قرضوں کے زمروں کے تحت قرضوں کے زیادہ سے زیادہ حجم میں اضافہ کیا تھا۔ زیرِ جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے خردمالکاری بینکوں کے لیے محتاطیہ ضوابط پر نظرِ ثانی کی تاکہ درجہ بندی اور تموین کی ضروریات کو قرضوں کے حجم میں اضافے کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے۔[263]

اسٹیٹ بینک نے رواں سال کے دوران برآمدی مالکاری اسکیم کے دائرہ کار میں اضافہ کرتے ہوئے برآمدی بلوں اور وصولیوں کے لیے روپے کی بنیاد پر ڈسکاؤنٹنگ کی سہولت متعارف کرائی۔[264]

اسٹیٹ بینک نے برآمدی مالکاری اور ایل ٹی ایف ایف اسکیموں کے تحت حتمی صارف کے مارک اپ کی شرح کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ سے بھی منسلک کیا یعنی ان شرحوں کو پالیسی ریٹ سے 3 فیصد کم رکھا۔ پالیسی ریٹ میں کسی بھی تبدیلی کے ساتھ برآمدی مالکاری اور ایل ٹی ایف ایف کے مارک اپ ریٹ پر خودبخود نظرِ ثانی کی جائے گی۔[265]

فروری 2022ء میں اسٹیٹ بینک نے میرا پاکستان میرا گھر (ایم پی ایم جی) اسکیم کے درجہ 1 کی قیمت بندی میں کمی کی تاکہ نیا پاکستان ہاؤسنگ اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (این اے پی ایچ ڈی اے) منصوبوں میں ہاؤسنگ یونٹس کی الاٹمنٹ کی ضروریات کو پورا کرنے والے اہل قرض گیروں کے لیے کم لاگت مکانات کی استطاعت کو بہتر بنایا جاسکے۔[266]

رواں مالی سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے ہاؤسنگ اور کنسٹرکشن فنانس کے لازمی اہداف میں بھی اضافہ کرتے ہوئے بینکوں کے مقامی نجی شعبے کے قرضوں کا کم از کم 7 فیصد کردیا۔[267] تاہم، ان لازمی اہداف کو چھ ماہ کی مدت میں توسیع کے ساتھ علامتی اہداف میں تبدیل کردیا گیا تھا۔[268] بعدازاں حکومت کے مشورے پر ایم پی ایم جی کے تحت فنانسنگ کی تقسیم 30 جون 2022ء سے معطل کردی گئی۔ تاہم، بینکوں کو ان صارفین کو قرضے تقسیم کرنے کی اجازت دی گئی تھی جنہوں نے 30 جون، 2022ء کو ایم پی ایم جی کی معطلی کے وقت پہلے ہی قرضے کا کچھ حصہ لے چکے تھے یا اس سے استفادے کے لیے حتمی مرحلے میں تھے۔[269]

[260] سہ ماہی ایس ایم ای مالکاری جائزہ، دسمبر 2022ء

[261] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2022ء

[262] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2022ء

[263] اے سی اینڈ ایس ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء

[264] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2022ء

[265] ایس ایچ اینڈ ایس ایف ڈی سرکلر نمبر 13 برائے 2022ء

[266] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 03 برائے 2022ء

[267] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء

[268] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2022ء

[269] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 10 برائے 2022ء